اب تک ہم نے مراٹھا اقتدار کے عروج اور توسیع کا مطالعہ کیا۔ سوراج کے قیام میں سامراج تک کا سفر کیسے طے ہوا اس سے متعلق معلومات حاصل کی۔ اس سبق میں ہم شمالی ہند میں مراٹھوں کے سامراج کی توسیع کے لیے مراٹھا سرداروں نے جو اہم خدمات انجام دیں، ان کا مختصراً جائزہ لیں گے۔

اندور کے ہولکر : اندور کے ملہار راؤ ہولکر اقتدار کے بانی تھے۔ انھوں نے طویل عرصے تک مراٹھا حکومت کی خدمت کی۔ وہ گوریلا جنگ کے ماہر تھے۔ باجی راؤ اوّل اور نانا صاحب پیشوا کے دور میں انھوں نے شمالی بھارت میں بہادری کے جوہر دِکھائے تھے۔ مالوہ اور راجپوتانہ میں مراٹھوں کی بالادستی قائم کرنے میں ان کا اہم کردار تھا۔ پانی پت کی جنگ کے بعد شمالی بھارت میں مراٹھوں کی شان وشوکت کو دوبارہ جلا بخشنے میں انھوں نے مادھو راؤ پیشوا کی بہت مدد کی تھی۔

ملہار راؤ ہولکر

اہلیا بائی، ملہار راؤ کے بیٹے کھنڈے راؤ کی بیوی تھیں۔ کمبھیر کی لڑائی میں کھنڈے راؤ کی موت واقع ہوگئی۔ کچھ عرصے بعد ملہار راؤ کا بھی انتقال ہوگیا۔

اہلیا بائی ہولکر

اس کے بعد اندور کے انتظامِ حکومت کی ذمہ داری اہلیا بائی کے ہاتھوں میں آگئی۔ وہ ایک بہترین سفارت کار اور عمدہ منتظم تھیں۔ انھوں نے نئے قانون بنا کر لگان اور محصول کی وصول یابی جیسے معاملات درست کیے۔ انھوں نے غیر مزروعہ زمینوں کو زیرِ کاشت لانے، کسانوں کے لیے کنویں کھدوانے، تالاب تلیّوں کی تعمیر اور صنعت وحرفت کے ارتقا کے لیے بڑی کوششیں کیں۔ بھارت کی چاروں سمتوں میں واقع اہم مذہبی مقامات پر انھوں نے منادر، گھاٹ، خانقاہیں، دھرم شالائیں، پانی کی سبیلیں بنوائیں۔ ملک کے ثقافتی اتحاد کے لیے ان کی کوششیں بہت اہم تھیں۔ وہ خود لوگوں کے معاملات کے فیصلے کرتی تھیں۔ وہ سخی تھیں اور کتابوں سے محبت کرتی تھیں۔ انھوں نے مسلسل اٹھائیس برس تک بڑے استحکام کے ساتھ حکومت کر کے شمالی بھارت میں مراٹھا اقتدار کے قد کو بلند کیا۔ ریاست میں امن و امان اور نظم و ضبط قائم کر کے رعایا کو خوش حال بنایا۔ مراٹھا شاہی کے زوال کے زمانے میں یشونت راؤ ہولکر نے حکومت بچانے کی کوشش کی۔

ناگپور کے بھوسلے : ناگپور کر بھوسلے خاندان کے پرسوجی بھوسلے کو شاہو مہاراج کے زمانے میں برار (ورہاڑ) اور گونڈوَن کے علاقے بطور جاگیر عطا کیے گئے تھے۔ ناگپور کر بھوسلے خاندان کے رگھوجی راؤ نہایت اہل، باصلاحیت اور بہادر شخص تھے۔ انھوں نے جنوبی بھارت میں ترو چراپلّی اور ارکاٹ کے آس پاس کے علاقوں کو مراٹھا عمل داری کے تحت لانے میں اہم کردار نبھایا۔

رگھوجی بھوسلے

شاہو مہاراج نے بنگال، بہار اور اوڑیشا صوبوں کی چوتھائی

وصول کرنے کے اختیار رگھوجی بھوسلے کو ہی دیے تھے۔ انھوں نے ان علاقوں کو مراٹھوں کے زیرِ اقتدار کرلیا۔ ۱۷۵۱ء میں ناگپور کر بھوسلوں نے اوڈیشا کا صوبہ علی وردی خان سے جیت لیا تھا جہاں ۱۸۰۳ء تک ان کا تسلط قائم رہا۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

مراٹھا ڈِچ : کولکاتا کے انگریز ناگپور کر بھوسلوں سے ڈرنے لگے تھے۔ مراٹھوں کے ممکنہ حملوں سے شہر کو بچانے کے لیے انھوں نے شہر کے اردگرد ایک خندق کھودی تھی جو مراٹھا ڈِچ کے نام سے مشہور ہوئی۔

گوالیار کے شندے : بڑے باجی راؤ نے شمالی بھارت میں رانوجی شندے کو ان کی فرض شناسی دیکھ کر سردار مقرر کیا۔ رانوجی کی موت کے بعد ان کے بیٹوں جے اپّا، دتّاجی اور مہادجی نے اپنی بہادری سے مراٹھوں کے اقتدار کو مضبوط کیا۔ مادھوراؤ پیشوا نے شندے خاندان کی

مہادجی شندے

سرداری مہادجی کو عطا کی۔ مہادجی ایک بہادر اور ماہر سفارت کار تھے۔ پانی پت کی شکست کے بعد شمالی بھارت میں مراٹھوں کی بالا دستی کو دوبارہ قائم کرنے میں انھوں نے اہم کردار ادا کیا۔ اُن کی سمجھ میں یہ بات آ گئی تھی کہ شمالی بھارت کے ہموار علاقوں میں گوریلا طریقۂ جنگ کارآمد نہیں ہوسکتا۔ اس لیے انھوں نے فرانسیسی فوجی ماہر ڈِبائن کی رہنمائی میں اپنی فوج کی تربیت کی اور توپ خانہ سلیقے سے ترتیب دیا۔ اس منظّم فوج کے بل بوتے پر انھوں نے روہیلوں، جاٹوں، راجپوتوں اور بندیلوں کو شکست دی۔

پانی پت کی جنگ کے بعد مراٹھا قوت کو کمزور دیکھ کر انگریزوں نے دہلی کی سیاست میں حصہ لینا شروع کردیا۔ انھوں نے صوبۂ بنگال کے سول (غیر فوجی) معاملات کے اختیارات اپنے ہاتھوں میں لے لیے۔ ان کی خواہش تھی کہ دہلی کے بادشاہ کو اپنے قابو میں کرلیں۔ ان مخالف اور ناسازگار حالات میں مہادجی شندے نے انگریزوں کو شکست دے کر بادشاہ کو دوبارہ دہلی کے تخت پر بٹھایا۔ اُن کے کارنامے سے خوش ہوکر بادشاہ نے انھیں 'وکیل مطلق' کا عہدہ بخشا جس کے تحت انھیں شہری اور فوجی اختیارات حاصل ہوئے۔ انھوں نے کمسن پیشوا سوائی مادھوراؤ کی جانب سے یہ عہدہ قبول کیا۔ اس عہدے کی وجہ سے دہلی کی بادشاہت مکمل طور پر ان کے زیرِ اثر آ گئی۔ ڈوبتی ہوئی بادشاہت کو سنبھالنا آسان نہ تھا۔ مہادجی نے انتہائی ناسازگار حالات کے باوجود بڑے عزم و استقلال کے ساتھ ۱۷۸۴ء سے ۱۷۹۴ء تک دہلی کے کام کاج کو سنبھالا۔

نجیب خان کے وارث جو پانی پت کی لڑائی کے ذمہ دار تھے اب بھی روہیل کھنڈ میں شورشیں بلند کررہے تھے۔ نجیب خان کے نواسے غلام قادر نے لال قلعے پر قبضہ کرکے پیسوں کے لیے بادشاہ اور ملکہ کو ایذائیں پہنچائیں۔ بادشاہ کی آنکھیں نکلوا لیں اور خزانہ ہتھیا لیا۔ ایسی حالت میں مہادجی نے غلام قادر کو شکست دی اور لوٹا ہوا خزانہ اس سے واپس لے کر بادشاہ کے حوالے کیا۔ بادشاہ کو دوبارہ دہلی کے تخت پر بٹھایا۔ اس طرح مہادجی نے پانی پت کی لڑائی کے بعد مراٹھوں کے کھوئے ہوئے وقار کو بحال کیا۔ دہلی کے بادشاہ کو مراٹھوں کے زیرِ نگیں کرکے بھارت کے سیاسی کاروبار کو انجام دیا۔

پیشواؤں کی گھریلو رنجشوں کی وجہ سے رگھوناتھ راؤ انگریزوں کی گود میں جا بیٹھا تھا۔ اس کا ارادہ انگریزوں کی مدد سے پیشوائی کا عہدہ حاصل کرنا تھا۔ مراٹھا سفارت کاروں کو یہ منظور نہ تھا۔ اس لیے مراٹھوں اور انگریزوں کے درمیان لڑائی یقینی تھی لیکن اس صورتِ حال سے یہ بات واضح ہوگئی تھی کہ دو بڑی طاقتوں یعنی مراٹھوں اور انگریزوں کے درمیان اس تصادم کے نتیجے ہی میں یہ

فیصلہ ہونا تھا کہ بھارت پر حکومت کون کرے گا۔

ممبئی سے انگریز بور گھاٹ کے راستے مراٹھوں پر حملہ آور ہوئے۔ مہادجی شندے کی قیادت میں مراٹھا فوج منظم ہوگئی۔ مراٹھوں نے گوریلا طریقۂ جنگ اختیار کرتے ہوئے انگریزوں کو اناج کی رسد ملنے نہیں دی۔ دونوں فوجوں کا آمنا سامنا وڑگاؤں کے مقام پر یعنی آج کے پونہ ممبئی راستے پر ہوا۔ اس لڑائی میں انگریزوں کو شکست ہوئی اور انھیں مجبوراً رگھوناتھ راؤ کو مراٹھوں کے حوالے کرنا پڑا۔

۱۸۰۳ء تک دہلی پر مراٹھوں کا تسلط تھا۔ اگر یہ بات سمجھ لی جائے کہ انگریزوں نے مراٹھوں سے لڑ کر بھارت کو فتح کرلیا تو ہمیں مہادجی شندے کے کارناموں کی اہمیت اور قدر و قیمت کا اندازہ ہوگا۔ دہلی کے اُمورِ سلطنت کا انتظام کرکے وہ پونہ آئے جہاں وانوڑی کے مقام پر ان کی موت ہوگئی۔ اس جگہ ان کی یاد میں ایک چھتری تعمیر کی گئی ہے۔

شندے چھتری، وانوڑی، پونہ

شندے، ہولکر اور بھوسلوں کی طرح چند دیگر اہم سرداروں نے بھی مراٹھا حکومت کی قابلِ ذکر خدمات انجام دیں۔ شیواجی مہاراج کے تعمیر کردہ بحری بیڑے کو باپ بیٹوں یعنی کانھوجی اور تلاجی آنگرے نے مضبوط کیا جس کے بل بوتے پر انھوں نے پرتگالیوں، انگریزوں اور سدّیوں کے بحری بیڑے والے اقتدار پر اپنی دھاک جمادی اور مراٹھا حکومت کے ساحلی حصے کی حفاظت کی۔

سپہ سالار کھنڈے راؤ دابھاڑے اور اس کے بیٹے ترمبک راؤ نے گجرات میں مراٹھا حکومت کی بنیاد رکھی۔ کھنڈے راؤ کی موت کے بعد اس کی بیوی اوما بائی نے احمد آباد میں مغل سردار کو شکست دی۔ وہاں کے قلعے کو فتح کیا۔ اس کے بعد گائیکواڑوں نے گجرات کے وڈودرا کو اپنی حکومت کا مرکز بنایا۔

مدھیہ پردیش کے دھار اور دیواس کے پواروں نے شمالی بھارت میں مراٹھا اقتدار کی توسیع میں شندے اور ہولکر کو بیش قیمت تعاون دیا۔

مادھو راؤ پیشوا کی موت کے بعد مراٹھوں کی حکومت میں ابتری پھیل گئی تھی۔ نانا پھڑنویس اور مہادجی شندے نے اس کی شیرازہ بندی کی۔ جس وقت مہادجی شندے شمالی بھارت میں مراٹھوں کا تسلط قائم کرنے میں مصروف تھے، اس دوران نانا پھڑنویس نے جنوبی بھارت میں سیاست کی کمان سنبھالی۔ اس کام میں پٹوردھن، ہری پنت پھڑکے، راستے جیسے سرداروں نے ان کی مدد کی جس کی وجہ سے جنوبی بھارت میں مراٹھوں کا تسلط قائم ہوا۔ اندور کے ہولکر، ناگپور کے بھوسلے، گوالیار کے شندے، وڈودرا کے گائیکواڑوں نے اپنی شجاعت، قیادت اور صلاحیت جیسے اوصاف کے ذریعے مراٹھا اقتدار کو وقار عطا کیا۔ مراٹھا اقتدار کے آخری مرحلے میں یہ لوگ ریڑھ کی ہڈی ثابت ہوئے۔

نانا پھڑنویس

شمالی اور جنوبی بھارت میں مراٹھوں کی حکومت قائم کرنے میں مراٹھا سرداروں کو کامیابی حاصل ہوئی۔ مہادجی شندے اور نانا پھڑنویس کی موت کے بعد مراٹھا اقتدار کے زوال کا آغاز ہوگیا۔ اس عہد میں رگھوناتھ راؤ کا بیٹا باجی راؤ دوم پیشوا تھا۔ وہ قائدانہ صلاحیتوں سے عاری تھا۔ اس کے برخلاف اس میں کئی خامیاں

تھیں۔ وہ مراٹھا سرداروں میں اتحاد قائم نہیں کرسکا۔ مراٹھا سرداروں میں پھوٹ پڑنے کی وجہ سے مراٹھوں کی حکومت اندرونی طور پر کھوکھلی ہوتی چلی گئی۔ ان تمام وجوہات کی بنا پر شمالی اور جنوبی بھارت میں مراٹھوں کا رعب و دبدبہ کم ہوتا گیا اور مراٹھوں کی جگہ انگریزوں نے لے لی۔

انگریزوں نے ۱۸۱۷ء میں پونہ پر قبضہ کرکے وہاں برطانوی پرچم 'یونین جیک' لہرادیا۔ ۱۸۱۸ء میں سولاپور میں آشٹی کے مقام پر انگریزوں نے مراٹھوں کو شکست دی جس کی وجہ سے مراٹھا حکومت کا خاتمہ ہوگیا۔ یہ واقعہ بھارت کی تاریخ میں ایک بڑی تبدیلی کا سبب بنا۔ اس واقعے کے بعد انگریزوں نے بھارت کے اکثر علاقوں کو اپنے ماتحت کرلیا۔ مغربی دنیا کے ساتھ بھارت کے تعلقات میں اضافہ ہوا۔ اسی کے ساتھ بھارت کے معاشرتی نظام میں بھی کئی تبدیلیاں ہوئیں۔ بہت سی پرانی اور روایتی باتیں دھندلا کر معدوم ہوگئیں۔ ایک بڑی تبدیلی آئی اور بھارت کی تاریخ کا عہدِ وسطیٰ اختتام پذیر ہوا اور ایک نئے عہد کا آغاز ہوا۔

625278

مشق

(۱) ایک لفظ میں لکھیے:

۱۔ اندور کے اُمورِ حکومت کو سنبھالنے والا ....

۲۔ ناگپور کر بھوسلے خاندان کا سب سے زیادہ باصلاحیت اور بہادر شخص ....

۳۔ دہلی کے تخت پر بادشاہ کو دوبارہ بٹھانے والا ....

۴۔ جنوبی بھارت کے سیاسی اُمور کی دیکھ بھال کرنے والا ....

(۲) زمانی ترتیب کے لحاظ سے لکھیے:

۱۔ آشٹی کی لڑائی

۲۔ مراٹھوں کا اوڈیشا پر قبضہ

۳۔ انگریزوں نے پونہ پر یونین جیک لہرایا

(۳) آیئے، لکھیں:

۱۔ اہلیا بائی ہولکر کی خدمات

۲۔ مہادجی شندے کی کارکردگی

۳۔ گجرات میں مراٹھوں کی حکومت

(۴) مراٹھا حکومت کے زوال کے اسباب پر بحث کیجیے۔

سرگرمی:

مراٹھا حکومت کی توسیع کے لیے خدمات انجام دینے والے خاندانوں کے بارے میں تصویروں کے ساتھ معلومات جمع کرکے اپنے اسکول میں نمائش کا انعقاد کیجیے۔

***

شنی وار واڑہ - پونہ